www.KitaboSunnat.com

محمد نعیم (ایڈووکیٹ)

مدارس اہل حدیث کنونشن

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے متنوع شعبوں کو متحرک اور مستحکم کرنے کیلئے مرکزی کابینہ نے پاکستان بھر کے مدارس کا کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور مؤرخہ ۱۴/ مارچ ۱۹۹۶ء بروز بدھ صبح ۱۰ بجے بمقام مرکزی دفتر ۱۰۶ راوی روڈ لاہور دینی مدارس کا رابطہ اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب (گوجرانوالہ) منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ خواتین کے مدارس کو الگ منظم کیا جائے۔ چنانچہ مؤرخہ ۱۱/ اپریل ۱۹۹۶ء خواتین مدارس کا کنونشن ۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع ہوا جس میں اہم فیصلے ہوئے۔ دونوں کنونشنوں میں پاکستان بھر کے مدارس کے نمائندہ حضرات کے علاوہ دانش وروں اور علماء نے شرکت کی۔ پہلے کنونشن کی کارروائی سطور ذیل میں پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے اجلاس اس سے قبل محدود پیمانے پر منعقد ہوتے رہے ہیں جس میں چند مخصوص مشائخ شرکت کرتے رہے ہیں۔ لیکن آج کے اجتماع کو وسیع البنیاد بنایا گیا ہے۔ اس اجلاس میں تمام مدارس کے شیوخ الحدیث، اساتذہ اور منتظمین کو مدعو کیا گیا ہے۔ میں جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی کے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں متحرک کردار کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مدنی صاحب ایک متبحر عالم اور اسلامی دانشور ہیں۔ اس کے علاوہ وہ دیگر متنوع عملی میدانوں میں بھی متحرک ہیں۔ ہماری ان سے بہتر توقعات وابستہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جناب مولانا عبدالرحمٰن مدنی صاحب جو کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم تعلیمات ہیں، نے مدارس کے رابطے کو وسعت دی ہے۔ دینی مدارس کے شیوخ الحدیث، اساتذہ اور منتظمین کے روابط کو گہرا، موثر بنانے کے لئے آپ سب حضرات کے باہمی غور و فکر اور مشاورت کی ضرورت ہے۔

اب تک جو مشاہدہ اور تجربہ ہے، کے مطابق مسلک اہلحدیث کی اشاعت میں دینی مدارس کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ مدارس جو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں، نے علماء اور مبلغین پیدا کئے۔ جنھوں نے کتاب و سنت کی نشرواشاعت کی اور ہماری عملی زندگی کی پیش آمدہ مشکلات کو دور کیا۔ ہماری وہ مقامی تنظیمیں خراج تحسین کی مستحق ہیں جنھوں نے دور افتادہ دیہاتوں میں تعلیم و تدریس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ جاری رکھا۔ ہم ان مشائخ الحدیث، اساتذہ اور منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مسلک اہل حدیث ہم تک پہنچایا اور ہمیں افرادی قوت کے ساتھ ساتھ علمی اور عملی قوت بھی فراہم کی۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ طالب علم کے لئے پانی کی مچھلیاں اور پرندے دعا کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں دعا کے علاوہ اس پہلو پر بھی سوچنا ہوگا کہ ہم ان کی اخلاقی، مادی اور علمی لحاظ سے کیا مدد کرسکتے ہیں۔ تاکہ ان کی خدمات کو زیادہ موثر اور بہتر طریقے سے کار آمد بنایا جاسکے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دینی مدارس اور جماعتی تنظیم کا آپس میں رابطہ ہونا چاہئے۔ رابطہ ہمیشہ دو طرفہ ہوتا ہے۔ یہ یک طرفہ فعل نہیں ہے۔ جب تک دونوں طرف سے زیادہ رغبت اور کوشش نہ ہوگی، اس وقت تک ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یہ بھی کہا کہ ہمیں اعتراف ہے کہ انفرادی کوشش اہمیت رکھتی ہے لیکن اجتماعی کوشش کے فوائد اس سے بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ اسے تائید الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اجتماع کی روح یہ ہے کہ اداروں کے اندر اجتماعی سوچ پیدا کی جائے۔ ہمیں اپنے مسائل کو مل بیٹھ کر حل کرنا چاہئے۔ مستقبل میں ہمیں ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مضبوط سائبان کی ضرورت ہے، وہ سائبان صرف جماعت ہی فراہم کرسکتی ہے۔ اگر جماعت کمزور اور قلیل الوسائل ہو تب بھی سائبان ہے لیکن اگر جماعت مضبوط اور کثیر الوسائل ہو تو پھر زیادہ اچھے طریقے سے سائبان فراہم کرسکتی ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ جب بڑے بڑے مدارس کو بھی سائبان کی ضرورت ہوگی۔ لیکن وقت آنے سے پہلے ہمیں اس کا احساس کرنا چاہئے، بے شک اصل حفاظت کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس وقت دینی اداروں پر کڑا وقت ہے اس لئے ہمیں حفاظتی چھتری یعنی جماعت کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ جتنا ہمارا آپس میں رابطہ مضبوط ہوگا۔ اتنی ہی زیادہ مسلک اہلحدیث کی اشاعت اور پھیلاؤ ہوگا۔ جس سے جماعت مضبوط اور منظم ہوگی، اسی رابطے سے بہترین تعلیمی مقاصد حاصل ہوں گے۔

پروفیسر ساجد میر صاحب نے کہا کہ مثلاً ہمارے بڑے بڑے جامعات ہیں جس میں خدمت خلق، شفا خانے، تعمیر مساجد اور تبلیغ کے شعبے بھی ہیں۔ بلاشبہ تبلیغ سے مسلک کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اشاعت اور خدمت خلق کا کام بھی اچھے طریقے سے ہو رہا ہے۔ لیکن تنقیدی نگاہ رکھنے والے دوسری جماعتوں والے اس بات کا جائزہ لیتے ہوئے کہ مسلک اہلحدیث کی اپنے ملک میں طاقت کیا ہے، صرف ایک ادارے کی کارکردگی کو نہ دیکھیں گے بلکہ پوری جماعت کے کام کو مدنظر رکھیں گے۔ اس لئے جماعت خواہ انتہائی کمزور ہو یا برائے نام ہو لیکن ان کے ساتھ منسلک ہونے سے دوسری حکومتوں اور جماعتوں کی نظر میں ہمارا وزن بڑھے گا جس سے ہماری قوت اور تعداد میں اضافہ ہوگا۔

اس وقت ہمارے ملک میں دینی اداروں کے لئے فضاء کو ناساز گار بنایا جارہا ہے۔ پاکستان میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے ایک حکومت کے باقی جتنی بھی حکومتیں برسراقتدار آئیں، انہوں نے دینی اداروں کے حالات کو بگاڑا ہے۔ چنانچہ موجودہ حکومت دینی اداروں کے ماحول کو ناساز گار بنانے کے لئے بڑی تیزی اور مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ دینی اداروں کو منظم طریقے سے بدنام کیا جارہا ہے۔ کچھ عرصے سے ان اداروں کی مالی امداد بھی بند کردی گئی ہے۔ دینی اداروں کو دہشت گردی اور فرقہ واریت کے اڈے قرار دیا جارہا ہے، ان تمام اقدامات کے باوجود اللہ تعالیٰ ان اداروں کی حفاظت فرمائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے روسی ریاستوں کے دورہ کے دوران حضرت امام بخاریؒ کی قبر پر دعا کی اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کرکے حالات معلوم کئے۔ وہاں پر آزادی سے قبل اسلامی تعلیم حاصل کرنا، عربی اور فارسی پڑھنا جرم تھا حتیٰ کہ بخاری شریف کا ایک ورق بھی اپنے پاس رکھنے والے کو پابند سلاسل کردیا جاتا تھا۔ وہاں پر مساجد کو شراب خانے اور مدارس کو اصطبل بنایا گیا۔ مذہبی تعلیم پر مکمل پابندی تھی۔ وہاں علماء نے دینی رجحان رکھنے والے مالدار افراد سے رابطہ کیا۔ ان سے مالی تعاون کی بجائے ان کے گھروں کے تہ خانوں کو دین کی شمع روشن کرنے کے لئے خفیہ طریقے سے استعمال کیا۔ پولیس سے چھپ کر دینی علم حاصل کرنے والے طلباء کو کسی ایک شہر میں کسی مالدار آدمی کے گھر کے تہ خانہ میں جمع کیا جاتا اور وہاں انہیں دینی تعلیم دی جاتی تھی اور پھر وہاں پر آئندہ اجتماع کے لئے کسی دوسرے شہر اور جگہ کا پتہ دیا جاتا تھا۔ طلباء سے فیس وصول کرنے کی بجائے ان سے وعدہ لیا جاتا تھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے دین کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنا ہے۔ وہاں ایک شخص اپنے شاگردوں کو قبرستان میں لے جاتا تھا، وہاں قبروں پر لکھے ہوئے کتبوں پر سے طلباء کو عربی اور فارسی زبانوں سے روشناس کرایا جاتا تھا۔ عام لوگ یہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ لوگ کسی قبر پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل ہمارے ملک میں ان روسی ریاستوں سے بہت حالات بہتر ہیں۔ اور اگر کوئی مشکلات پیش آرہی ہیں تو ان شاء اللہ آئندہ حکومتوں کے دور میں حالات سازگار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین کے پھیلاؤ کا کام بڑی تیزی سے ہوگا۔

محترم جناب حافظ عبدالرحمن صاحب مدنی، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اجلاس کی نوعیت اور اہمیت کے بارے میں وضاحت فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ اس اجلاس میں یہ جائزہ لیا جائے گا کہ پاکستان بھر میں جامعات اور دینی مدارس کے معنوی اور مادی معیار کو کس طرح بلند کیا جائے اور تمام مدارس کی آپس میں کس طرح ہم آہنگی پیدا کی جائے اور اہلحدیث کے مدارس سے فارغ التحصیل علماء کے وقار کو کس طرح بلند کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ پاکستان میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے مدارس کے فارغ التحصیل علماء کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟۔

ہمارے ملک میں جو دینی نظام تعلیم درس نظامی کے نام سے رائج ہے، وہ ہم نے وسط ایشیا سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

افغانستان اور ایران کے راستے برصغیر میں داخل ہونے والے مشائخ و ملوک سے حاصل کیا تھا۔ اب افغانستان کے حالات بدل چکے ہیں وہ عالم اسلام میں اپنی سابقہ اہمیت سے محروم ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے اس نظام تعلیم کو عالم اسلام بالخصوص عرب ممالک سے ہم آہنگ کرنا چاہئے۔ اہل عرب اس بات کو تسلیم کرتے رہے ہیں کہ برصغیر نے علم حدیث کی بہت خدمت کی ہے۔ ہمیں بالخصوص یہ بھی غور کرنا ہے کہ وفاق المدارس السلفیہ کو عالم اسلام میں کس طرح تسلیم کرایا جائے۔ ویسے بھی عرب ممالک میں ابھی تک اسلامی تعلیم کی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارے تعلیمی پروگرام کو بھی علمی تعاون و سرپرستی کی ضرورت ہے۔ ان سب باتوں پر مرکزی کابینہ غور کرے گی۔ اس کے علاوہ مشائخ الحدیث، اہل علم اور دانشوروں کے مشوروں سے استفادہ کیا جائے گا۔

محترم ناظم تعلیمات نے کنونشن کی طرف سے اس بارہ میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں:

۱۔ پاکستان میں قائم شدہ تمام دینی مدارس کے کوائف جمع کئے جائیں۔

۲۔ شعبہ تعلیمات کی طرف سے جو فارم فراہم کیا گیا ہے۔ اس کو پر کرکے جلد مرکزی دفتر میں بھیجا جائے۔

۳۔ تمام مدارس کے کوائف کا جائزہ لینے کے لئے ایک مانیٹرنگ کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل ضوابط ملحوظ رکھے جائیں:

ا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی کابینہ کے کم از کم تین عہدیدار اس میں شامل ہوں

ب۔ بڑے مدارس (جن میں طلباء کی تعداد تقریباً ۵۰۰ ہو) میں سے دس مدارس کمیٹی کے مستقل رکن ہوں۔ جن میں پاکستان کے چاروں صوبوں کے صدر مقام کا کوئی ایک مدرسہ ضرور شامل ہو۔

ج۔ مزید ۱۰ متوسط مدارس (جن میں طلباء کی تعداد تقریباً ۳۰۰ ہو) بھی اس کے رکن ہوں۔ ہر سال ایسے مدارس کو نمائندگی دینے کا فیصلہ سالانہ اجتماع میں کیا جائے۔

د۔ مکتب الدعوۃ (اسلام آباد)، موسسۃ الحرمین (ریاض) اور وفاق المدارس کو نمائندگی دی جائے۔ یعنی وفاق المدارس سلفیہ کے مدیر اور ناظم امتحانات بطور عہدہ رکن ہونگے۔

ھ۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی معاصر دیگر اہل حدیث تنظیموں کے معاصر مدارس کو بھی نمائندگی دی جائے۔

و۔ خواتین کے مدارس کی علیحدہ تنظیم بنائی جائے۔ جو ناظم تعلیمات کی نگرانی میں کام کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴- مذکورہ کمیٹی اس بات کا جائزہ لے گی کہ جن دینی مدارس کی مالی حالت کمزور ہے، مرکز ان کے ساتھ کس حد تک تعاون کرسکتا ہے۔

۵- سعودی عرب کی یونیورسٹیاں جو پاکستان میں عربی زبان و شریعت کورس کرواتی ہیں، وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام ہو۔

بعد ازاں مرکزی کابینہ نے ان تجاویز کی منظوری دی اور فیصلہ ہوا کہ اس سلسلے میں محترم امیر صاحب اور محترم ناظم اعلیٰ صاحب خود بھی رابطے کریں گے اور مدارس کے دورے بھی کریں گے۔

مندرجہ بالا ضوابط کی روشنی میں درج ذیل مدارس اور اداروں کو نمائندگی دے کر کمیٹی تشکیل دی گئی۔

ا- جامعہ سلفیہ (فیصل آباد)، جامعہ محمدیہ (گجرانوالہ)، جامعہ تعلیم الاسلام (ماموکانجن)، جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ)، جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق (کوئٹہ)، جامعہ ستاریہ (کراچی)، جامعہ اثریہ (پشاور)، جامعہ ابی بکر الاسلامیہ (کراچی)، دار العلوم (غواڑی)، جامعہ علمیہ (سرگودھا) جامعہ البخاری (پشاور)

ب- جامعہ علوم اثریہ (جہلم)، جامعہ اسلامیہ (گوجرانوالہ)، دار الحدیث (اوکاڑہ)، مرکز ابن القاسم (ملتان)، جامعہ اہل حدیث (لاہور)، جامعہ سلفیہ (اسلام آباد)، جامعہ ابراہیمیہ (سیالکوٹ)، جامعہ (خانپور)، جامعہ عزیزیہ (ساہیوال)، جامعہ سلفیہ (میرپور۔ کشمیر)

پروفیسر یٰسین ظفر صاحب (جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد)

نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے تحت وفاق المدارس کا ادارہ قائم ہوا جس سے اچھے نتائج نکلے۔ اب جہاں تک ہمارے دینی مدارس کا عرب ممالک کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کا سوال ہے تو یہ امر قابل توجہ ہے کہ عرب ممالک میں تمام ادارے حکومت کی طرف سے قائم کردہ ہیں اور حکومت ان کو مادی و سائل مہیا کرتی ہے۔ جب کہ ہمارے ملک میں دینی اداروں کی پرائیویٹ حیثیت ہے لہٰذا ہمیں غور و فکر کے بعد کوئی لائحہ عمل بنانا ہوگا۔ انہوں نے تجویز دی کہ دینی مدارس کے اساتذہ کو مرکز کے تحت ایک ریفریشر کورس کرایا جائے جس میں مسلک اہلحدیث کے نامور ماہر تعلیم لیکچر دیں۔ مدرسین کو جدید طریقہ تعلیم سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے مدارس میں جاکر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔

مولانا محمد نواز ضیاء (فیروزوٹواں شیخوپورہ)

نے کہا کہ مدارس میں طلباء کی سیرت پر خاص توجہ دی جائے۔ ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد ہو۔ مرکز کے تحت خصوصی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ ذہنوں کی نشوونما اچھے طریقے سے کی جائے اور خلوص سے کام کرنے کی ترغیب دی جائے۔ جن لوگوں کا مقصد مدارس کے نام پر چندہ اکٹھا کرنا ہے، ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ زکوۃ مرکزی دفتر میں جمع کی جائے۔ باقاعدگی کے ساتھ جلسوں کا پروگرام رکھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائے۔ نیز درس نظامی کا امتحان خود مرکز لے۔ اس کے علاوہ تبلیغی پروگرام کے منصوبے بھی بنائے جائیں۔

مولانا محمد رمضان (شورکوٹ)

نے کہا کہ نظام تعلیمات کے تحت تعلیم کا ایک باقاعدہ ڈائریکٹوریٹ بنایا جائے۔

مولانا محمد حیات (ڈسکہ)

نے کہا کہ دور افتادہ دیہاتوں کے مدارس میں کام کرنے والے اساتذہ کو ہمارے کچھ ساتھی بہتر سہولتوں کا لالچ دے کر شہر میں لے آتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

مولانا عطاء الرحمٰن (شیخوپورہ)

نے کہا کہ دینی مدارس کو چھتری کی ضرورت ہے۔ اکثر دینی مدارس کا تعلق مرکزی جمعیت اہلحدیث سے ہے۔ دینی مدارس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔ جب تک مرکزی جمعیت اہلحدیث منظوری نہ دے دے، اس وقت تک کوئی مدرسہ رجسٹرڈ نہ کرایا جائے۔ مدارس میں پالیسی بھی مرکز کی طرف سے جاری ہو۔ ایک باقاعدہ بورڈ ہو جو امتحان لے کر سرٹیفکیٹ جاری کرے۔ جن مدارس نے وفاق المدارس میں رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے، ان اداروں کی مرکز میں بھی رجسٹریشن کرلی جائے۔ طلباء کے لئے داخل خارج کا سرٹیفکیٹ جاری ہو۔ تاکہ طلباء کی آوارگی ختم کی جاسکے۔ ہم نے آج تک تعلیم و تبلیغ کو جہاد کی طرز پر متعارف نہیں کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ صرف کشمیری جہاد کے نام پر لاکھوں روپے چندہ اکٹھا کرلیتے ہیں۔ جبکہ علم و تعلم بہت بڑا جہاد ہے جس سے امت کی تقدیر وابستہ ہے۔

مولانا عبدالحفیظ (شیخوپورہ)

نے کہا کہ ایک شہر میں صرف ایک ادارہ ہو جو کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تحت ہو۔ ایک شہر میں زیادہ ادارے ہونے سے لوگوں میں اچھا تاثر نہیں رہتا۔ نیز مرکز اساتذہ کی تربیت کا بھی بندوبست کرے۔

مولانا عبدالستار (منڈی احمد پور شیخوپورہ)

نے کہا کہ مرکز اس بات کا بغور جائزہ لے کہ کہیں یہ تو نہیں کہ ادارہ قائم ہے مگر طلباء نہیں ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا جائے کہ وہاں تبلیغ کا کام ضروری ہے یا تعلیم کا کام۔

مولانا عبدالقادر ندوی ناظم (جامعہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن)

نے کہا کہ سب سے پہلے اداروں کی رجسٹریشن کروائی جائے۔ ان کے کوائف جمع کئے جائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے جملہ مسائل کا جائزہ لیا جائے، پھر دوبارہ اجتماع کیا جائے اور تمام تحصیلوں اور اضلاع میں موجود جماعت کے امراء حضرات کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس سلسلے میں رابطے کریں تاکہ اس کام کے ٹھوس اور بہتر نتائج نکل سکیں۔

مولانا عبدالعزیز علوی شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

نے کہا کہ تمام مدارس کے علمی کوائف جمع کیے جائیں۔ مسائل کا جائزہ لینے کے لئے کمیٹی بنائی جائے۔ مدارس کو سطح کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔ اس طرح وحدت پیدا ہوگی۔ نیز آپس میں مخالفت اور منفی مقابلہ ختم کیا جائے اور تحصیل و ضلع، صوبہ اور مرکز کی سطح پر ریفریشر کورسز کروائے جائیں تاکہ بہتر نتائج پیدا ہوں۔

مولانا فاروق اصغر صارم مدرس جامعہ اسلامیہ (گوجرانوالہ)

نے کہا کہ دینی مدارس کا ایک باقاعدہ نصاب بنایا جائے۔ جو کتب نصاب میں پڑھانا ہوں، ان کی نشاندہی کی جائے، اگر کتب معیاری نہ ملیں تو نئی کتب تیار کروائی جائیں۔ ہمارے مسلک کے علماء نے جو کتب تحریر کی ہیں ان کو ہر صورت میں نصاب میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی کتب سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ کیونکہ روایتی درس نظامی کی کتب میں اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔

مولانا محمد یونس بٹ (وفاق المدارس سلفیہ، فیصل آباد)

نے کہا کہ سب حضرات نے یہ کہا ہے کہ نظام تعلیم میں تبدیلی کی جائے لیکن کسی نے بھی ٹھوس تجاویز نہیں دیں، کہ نظام کس طرح تبدیل کیا جائے۔ میری رائے میں درحقیقت نصاب کی وحدت ہی تعلیمی ترقی کی ضامن ہے۔

مولانا مرزا عبدالرحمٰن (پشاور)

نے کہا کہ لڑکیوں کے لئے بھی دینی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

مولانا ارشاد الحق اثری (ادارہ علوم اثریہ، فیصل آباد

نے کہا کہ دینی مدارس کی جماعت سے وابستگی ایک مشکل مسئلہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو کامیاب فرمادے۔ لوگوں کو ذہنی طور پر وابستگی کے لئے تیار کرنا چاہیے۔ جو طلباء ایک مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں جائیں تو وہ اس کلاس میں جا بیٹھیں جس کلاس سے انہوں نے پہلا مدرسہ چھوڑا ہو۔ بادی النظر میں مدارس کی مرکزی جماعت کے ساتھ وابستگی ایک آسان کام معلوم ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت اس کے لئے بڑی قربانی اور جذبے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بعد متعلقہ ادارہ کو اپنے جمیع کوائف سے مرکز کو باخبر رکھنا ہوگا۔ اگر آج کے اجتماع سے ہم صرف مدارس کی رجسٹریشن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مسئلہ پر اتفاق و عزم پیدا کرلیں تو یہی بہت اہم کامیابی ہے اور آئندہ اجتماعیت کے ساتھ چلنے کی پہلی دلیل ہے۔ مدارس کے مہتمم اور ناظم حضرات کو اس بات کی اہمیت کا کھلے دل اور وسیع النظری کا ثبوت دیتے ہوئے قبول کرنا چاہئے۔

مولانا محمد یوسف انور (نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث۔ پاکستان)

نے کہا کہ حکومت پاکستان کے وزیر تعلیم کا بیان ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں چار مضامین اور شامل کئے جائیں گے اور ان کی سند میٹرک کے برابر ہوگی۔ اس کے اس بیان پر رد عمل کا اظہار کرنا چاہئے۔ سب سے اہم چیز دینی خلوص اور پھر بجٹ ہے۔ اگر ہمارے پاس خلوص ہوگا تو پھر ہر کام آسانی سے ہو جائے گا۔

مولانا میاں محمد جمیل (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان)

نے کہا کہ ہمیں اپنے فارغ التحصیل طلبہ سے رابطہ قائم رکھنے کی اور ان کی اچھی تربیت کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مثلاً ایک مدرسہ سے ایک ہزار طلباء فارغ ہو چکے ہیں اور ان میں سے ۸۰۰ خطیب ہیں، اگر ان سے ہمارا رابطہ ہو تو پھر دیگر لوگوں سے چندہ مانگنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور خطیب حضرات ہمارے لئے مالی تعاون کا بندوبست کرسکتے۔ دیوبند کے مدارس عام لوگوں سے چندہ نہیں مانگتے بلکہ انہوں نے تعصب کی فضا پیدا کی ہے۔ جامعہ اشرفیہ سے فارغ ہونے والے صرف جامعہ اشرفیہ سے تعاون کریں گے۔ ہمارے اندر نظم و ضبط کا فقدان ہے۔ روسی ریاستوں کے طلباء جو ہمارے اداروں سے فارغ ہو کر گئے ہیں، ہمارا ان سے بھی رابطہ نہیں ہے۔ ہماری پوری جماعت میں تنظیم کا فقدان ہے۔ ہمیں اپنے اندرونی معاملات میں رابطہ قائم کرنا چاہئے۔ پچھلے دنوں مجلس شوریٰ کے ارکان کو ایک فارم مہیا کیا گیا کہ اسے پر کرکے بھیجیں۔ اس سلسلے میں بھی کوئی حوصلہ افزا صورتحال سامنے نہیں آئی۔

شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب (جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ)

نے کہا کہ جماعت نے مدارس کے رابطوں کا جو پروگرام بنایا ہے وہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا سمجھا جارہا ہے۔ الگ الگ دلوں کو جوڑنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہمیں حالات کو حقیقت کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ پاکستان میں صرف جامعہ سلفیہ ایک بااختیار اور باقاعدہ جماعتی مدرسہ ہے باقی سب مدرسوں کو مرکزی جمعیت اہلحدیث نے نہیں بنایا۔ اکثر مدارس میں ہمارے علماء بااختیار نہیں ہیں۔ مقامی طور پر مقامی جماعتوں کا عمل دخل ہے اور معاملات بھی مقامی لوگوں کے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارے اس منصوبے سے مقامی جماعتوں کا کیا رد عمل ہوگا۔ مدارس میں رابطہ کا کام بہت اچھا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب اہل علم، جوان اور متحرک شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوں۔

میں نے ایک مرتبہ حضرت مولانا اسماعیل مرحوم اور حضرت مولانا داؤد غزنوی مرحوم کو یہ تجویز دی تھی کہ ہماری تمام زکوٰۃ مرکز میں جمع ہو اور تمام مدارس کی ایک تنظیم بن جائے تو انہوں نے بھی اس تجویز پر عمل درآمد کو مشکل بتایا تھا۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ جماعت اور مدارس کا آپس میں رابطہ کیوں نہ ہوا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مرکز کی طرف سے بھی کوئی رابطہ نہ ہوا، کوئی فنڈ مہیا نہ کیا گیا۔ انہیں قواعد و ضوابط سے روشناس نہ کرایا گیا غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے یہ نوبت آئی۔ مدارس کو نظم و ضبط کا پابند کرنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگانی پڑے گی۔ جب تک جماعت کا بیت المال نہ ہوگا تب تک مدارس کو مالی امداد نہیں دی جاسکتی۔

ہمارے مدارس سے فارغ ہونے والے طلباء کے لئے کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ان میں دینی کام وہی شخص کرسکے گا جس کو پیٹ پالنے کے لئے روزی ملے گی۔ اس منصوبے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو تمام مسائل کا جائزہ لے۔ تب ہی بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیاب کرے تاکہ ہم اپنے مدارس میں تعلیم کا معیار بلند کرسکیں۔ قرآن و حدیث، صرف و نحو اور دیگر دینی علوم کو اچھے طریقے سے پڑھایا جائے تاکہ ہم علم میں پختہ اور راسخ علماء مہیا کرسکیں۔ جو کمیٹی بنائی جائے وہ باقاعدگی سے اپنے اجلاس بلائے اور رابطے مضبوط کرنے کے لئے مسلسل غور و فکر کرتی رہے۔

محترم شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب کی زیر صدارت ہونے والا یہ اجلاس انہی جذبات، دلوں میں متحرک جذبوں اور مستقبل کی اچھی امیدوں پر اختتام پذیر ہوا۔ جس میں شریک ہونے والے یہ احساس لیتے ہوئے واپس ہوئے کہ انہیں مدارس کو مربوط و منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے، اس کے بغیر ایسے منصوبے تکمیل سے ہمکنار نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نیک ارادے اور منصوبے کو کامیاب فرمائے۔ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ